درس حدیث

تحریر
ابو عبداللہ

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال اقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر المھاجرین خمس اذاابتلیتم بھن اعوذ باللہ ان تدرکوھن لم یظھر الفاحشۃ فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الافشا فیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافھم الذین مضوا ولم ینقصوا المکیال والمیزان الا اخذوا بالسنین و شدۃ المئونۃ وجور السلطان علیھم ولم ینقضوا عھد اللہ و عھد رسولہ الاسلط اللہ علیھم عدوا من غیرھم فاخذوا بعض مافی ایدیھم ومالم تحکم ائمتھم بکتاب اللہ و یتخیروا مما انزل اللہ الاجعل اللہ باسھم بینھم

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۳۲ سلسلہ صحیحہ للالبانی ۱/ ۱۶۷)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے مہاجرین کی جماعت پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ خدا نہ کرے تم ان کے ساتھ آزمائے جاؤ۔

(۱) جب کسی قوم میں علی الاعلان فحاشی اور زنا شروع ہو جاتا ہے تو اس قوم میں طاعون اور اوجاع (عجیب و غریب بیماریاں) پھیل جاتی ہیں اور ایسی ایسی جدید امراض جو پہلی قوموں میں کبھی نہ پھیلی ہوں۔

(۲) جو قوم ناپ تول میں کمی شروع کر دیتی ہے تو وہ قوم قحط سالی اور تنگی رزق و مال سے دوچار کی جاتی ہے اور ظالم حکمران ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔

(۳) جو قوم زکوۃ دینا چھوڑ دے اس قوم کو بارش سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر خطہ ارضی پر چوپائے نہ ہوں تو کبھی بارش

نہ برستی۔
(۴) جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے گئے اقرار اور عہد و پیان کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر کافر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کے امور کو اپنے کنٹرول میں لے لیتے ہیں۔
(۵) اور جس قوم کے حاکم کتاب و سنت کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کو کچھ اہمیت نہ دیں تو اللہ اس قوم کے درمیان خانہ جنگی پیدا کر دیتا ہے۔

آپ نے حدیث اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمایا۔ آیئے ذرا اس حدیث کی روشنی میں اپنے آپ کا جائزہ لیں۔

کیا ہمارے اندر بے حیائی اور فحاشی کی وباء عام نہیں ہے؟

کیا ہم میں کم تولنے کم ماپنے اور دھوکہ و فراڈ کرنے کی خصلت بد موجود نہیں ہے؟

کیا ہم نے کتاب و سنت کو چھوڑ کر دین اسلام کو چودہ سو سالہ پرانا اور ناقابل عمل دین سمجھ کر عہد اللہ اور عہد رسول کو توڑنے کا ارتکاب نہیں کیا؟

کیا ہمارے حکمران کتاب و سنتؐ ں بالادستی کی بجائے انسان کے بنائے ہوئے قانون کو ترجیح نہیں دیتے؟

مسلمان بھائیو! اگر یہ سب کچھ ہے تو پھر بھی ہمیں اس بات پر پریشانی ہوتی ہے کہ ہمارے ملک کے بحران کم ہونے کی بجائے بڑھتے ہی کیوں جا رہے ہیں۔

ہمیں اس بات پہ افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے معاملات اپنے ہاتھوں میں ہونے کی بجائے غیروں کے کنٹرول میں کیوں ہیں۔ ہمیں اس بات کا دکھ ہوتا ہے کہ امریکہ ہم پہ حکمرانی کیوں کرتا ہے۔ ہمیں اس بات کا غم ہے کہ مسلمان اپنے گھروں سے بے دخل کیوں کئے جا رہے ہیں اور ظلم و تشدد کی چکی میں کیوں پس رہے ہیں۔ ہمیں اس بات پہ حیرت ہوتی ہے کہ امن و سکون' آرام و چین' عزت نفس جان و مال کا محفوظ ہونا۔ ان سب کو دیس نکالا کیوں دے دیا گیا ہے۔ ان باتوں پہ ہمیں حیرت' دکھ' غم' درد اور پریشانی نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ قانون قدرت ہے **"ان اللہ لایغیر مابقوم حتی یغیروا مابانفسھم"** کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو خیال جس کو آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اپنے معاشرے' اپنے حالات اور اپنی قوم پہ افسوس کرنے سے پہلے اپنی حرکتوں اور کرتوتوں پہ غور فرمائیں۔ جن کی وجہ سے ہی آج ہمیں ان مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔ لہٰذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنے اعمال کو درست کریں اور اللہ تعالیٰ کی بغاوتوں سے باز آئیں تاکہ یہ وطن امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور ہم خدا تعالیٰ کے غضب کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں۔